## سوال

(211)عدت کے دوران نکاح کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسمی عبد اللہ نے ہندہ بی بی سے عدت کے اندر نکاح کیا اور صحبت بھی کیا پھر چند لوگوں نے اس کو روکا اور صحبت سے منع کیا پھر جو عدت کا ایام باقی تھا اس کو اختتام کر کے پھر تجدید نکاح کر دیا۔ اب کوئی عالم کہتے ہیں کہ اول نکاح جو عدت میں واقع ہوا باطل ہے اب تم کو پھر عدت کرنا ہوگا پہلی عدت کفارہ میں گئی ہے تو بعد گزرنے عدت جدیدہ کے نکاح کر لینا پس اس صورت میں نکاح پہلا صحیح یا دوسرا ہوگا یا اب جو حساب میں تیسرا ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں اختلاف ہے کہ آیا ہندہ پر دو مستقل عدتیں واجب ہیں یا دو متداخل عدتیں ؟ ایک قول یہ ہے کہ دو مستقل عدتیں واجب ہیں یعنی ہندہ پر واجب ہے کہ اولاً پہلی عدت کرے اور جب وہ پوری ہو جائے تو اس وقت سے دوسری عدت از سر نو شروع کرے اور جب وہ بھی پوری ہو جائے تب اگر نکاح کرے تو وہ نکاح صحیح ہوگا اور تا انقضائے اس دوسری عدت کے عبد اللہ اور ہندہ میں تفریق رہنا چاہیے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ دو متداخل عدتیں واجب ہیں یعنی ہندہ پر یہ واجب ہے کہ اولاً پہلی عدت پوری کرے اور اسی پہلی عدت میں دوسری عدت بھی اس وقت سے شروع ہو جاتی ہے جب سے کہ عبد اللہ اور ہندہ میں تفریق واقع ہوئی ہے یعنی جب سے عبد اللہ نے ہندہ سے صحبت ترک کر دی ہے اور جب پہلی عدت پوری ہو جائے تو دوسری عدت کا حصہ جس قدر باقی رہ گیا ہے اسی قدر کو پورا کر دے دوسری عدت از سر نو اس پر واجب نہیں ہے۔

پہلا قول حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور یہی قول ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور حسب روایت اہل مدینہ یہی قول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اسی قول کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے اور دوسرا قول زہری رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور بروایت یہی قول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اسی کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے پہلا قول احوط ہے اور اس احوط قول کے مطابق ہندہ کے دونوں نکاح عدت کے اندر واقع ہوئے اور جو نکاح کہ عدت کے اندر واقع ہو۔ وہ نکاح صحیح نہیں ہے اس وجہ سے اس احوط قول کے موافق ان دونوں نکاحوں میں کوئی بھی صحیح نہیں ہوا۔

وَلا تَعزِموا عُقدَةَ النِّكاحِ حَتّىٰ يَبلُغَ الكِتـٰبُ أَجَلَهُ... ۲۳۵ ... سورة البقرة

(اور نکاح کی گرہ پختہ نہ کرو یہاں تک کہ لکھا ہوا حکم اپنی مدت کو پہنچ جائے)

جب دوسری عدت بھی بالا استقلال ختم ہوجائے تب اگر دوسرا نکاح کرے تو وہ نکاح صحیح ہوگا۔ "التلخیص الجبیر" (ص: 328) میں ہے۔

اما قول عمر فرواہ مالک والشافعی عنہ عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب وسلیمان بن یسار ان طلیحۃ کانت تحت رشید الثقفی فطلقہا البتۃ فنکحت فی عدتہا فضربہا عمر وضرب زوجہا بالدرۃ ضربات وفرق بینہما ثم قال عمر: ایما امراۃ نکحت فی عدتہا فان کان زوجہا الذی تزوجہا لم یدخل بہا فرق بینہما ثم اعتدت بقیۃ عدتہا من زوجہا الاول وکان خاطبا من الخطاب وان کان دخل فرق بینہما ثم اعتدت بقیۃ عدتہا من زوجہا الاول ثم اعتدت من الاخرہ ثم لم ینکحہا ابدا قال ابن المسیب ولہا مہرہا بما استحل منہا قال البیہقی وروی الثوری عن اشعث عن الشعبی عن مسروق عن عمر انہ رجع فقال لہا مہرہا ویجتمعان انشاء "

"اما قول علی فرواہ الشافعی من طریق زاذان عنہ انہ قضی فی التی تزوج فی عدتہا انہ یفرق بینہما ولہا الصداق بما استحل من فرجہا وتکمل ما افسدت من عدۃ الاول وتعتد من الآخر ورواہ الدار قطنی والبیہقی من حدیث ابن جریج عن عطاء عن علی نحوہ [1]

(عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو امام مالک وشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے ابن شہاب کے واسطے سے روایت کیا ہے وہ سعید بن المسیب اور سلیمان بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ بلا شبہ طلیحہ رشید الثقفی کے نکاح میں تھی رشید نے اسے طلاق بتہ دے دی تو طلیحہ نے اپنی عدت کے دوران میں نکاح کرلیا اس پر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اور اس کے خاوند کو درے مارے اور ان کے درمیان جدائی کروادی۔ پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جو عورت اپنی عدت میں نکاح کرلے تو اگر اس کے اس خاوند نے اس سے دخول نہیں کیا تو ان کے درمیان جدائی کروادی جائے گی، پھر وہ اپنے پہلے خاوند کی بقیہ عدت گزارنے گی اور یہ (دوسرا خاوند) دوسرے پیغام نکاح دینے والوں کے ساتھ پیغام نکاح دے سکتا ہے اور اگر اس نے دخول کرلیا ہے تو بھی ان کے درمیان جدائی کروائی جائے گی۔ پھر وہ پہلے خاوند کی بقیہ عدت گزارے گی۔ پھر دوسرے خاوند کی عدت گزارے گی۔ اور پھر یہ (دوسرا خاوند) کبھی اس سے نکاح نہیں کرے گا ابن المسیب نے کہا دوسرا خاوند اسے مہر دے گا کیوں کہ اس نے عورت کی عصمت کو اپنے اوپر حلال کیا۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اشعث سے روایت کیا ہے انھوں نے شعبی سے انھوں نے مسروق سے انھوں نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انھوں نے اس موقف سے رجوع کرلیا چنانچہ انھوں نے کہا کہ اسے مہر ملے گا اور پھر اگر وہ چاہیں تو دوبارہ (نکاح کے ذریعے) اکٹھے ہوسکتے ہیں۔

رہا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تو اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے زاذان کے واسطے سے ان سے روایت کیا ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کے بارے میں یہ فیصلہ کیا جس نے اپنی عدت میں نکاح کرلیا کہ ان دونوں میں جدائی کروائی جائے اس عورت کو (دوسرے خاوند سے) مہر ملے گا کیوں کہ اس نے اس کی عصمت کو اپنے لیے حلال کیا پھر وہ پہلے خاوند کی باقی ماندہ عدت پوری کرے پھر دوسرے خاوند کی عدت گزارے۔ امام دارقطنی اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن جریج سے حدیث روایت کی ہے انھوں نے عطا سے اور عطا نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے)

صحیح بخاری (3/234 چھاپہ مصر) میں ہے۔

"وقال ابراہیم فیمن تزوج فی العدۃ فحاضت عندہ ثلاث حیض: بانت من الاول ولا یحتسب بہ لمن بعدہ وقال الزہری تحتسب وہذا احب الی سفیان یعنی قول الزہری"

(ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں فرمایا جس نے عدت ہی میں نکاح کرلیا پھر اسے تین حیض آئے کہ وہ پہلے سے جدا ہوگئی اور پھر وہ دوسرے نکاح کی عدت کا شمار اس میں نہیں ہوگا لیکن زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس میں دوسرے نکاح کی عدت کا شمار ہوگا یہی یعنی زہری کا قول سفیان کو زیادہ پسند ہے)

قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح بخاری میں ہے۔

وروی المدنیون عن مالک ان کانت حاضت حیضۃ او حیضتین من الاول انہا تتم بقیۃ عدتہا منہ ثم تستانف عدۃ اخری وہو قول الشافعی واحمد [2]

(مدینہ والوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے اگر اسے پہلے خاوند کی عدت سے ایک یا دو حیض آچکے تو وہ پہلے اول شوہر کی باقی ماندہ عدت پوری کرے بعد میں دوسرے خاوند کی عدت گزارے۔ یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے)

ہدایہ اولین (ص405چھاپہ مصطفائی) میں ہے۔

"واذا وطيت المعتده بشبهة فعليها عدة اخري وتداخلت العدتان ويكون ماتراه المراة من الحيض محتسبا منهما واذا انقضت العدة الاولىٰ ولم تكمل الثانية فعليها اتمام العدة الثانية وهذا عندنا وقال الشافعي لاتداخلان "

(جب عدت گزارنے والی عورت شبہ نکاح کے ساتھ وطی کرے تو اس کے ذمہ ایک اور عدت گزارنا واجب ہو گا اور وہ دو متداخل عدتیں گزارے گی اسے جو حیض آئے گا وہ عدتوں میں شمار ہو گا جب پہلی عدت پوری ہو جائے اور دوسری عدت پوری نہ ہوئی ہو تو اس پر باقی ماندہ دوسری عدت پوری کرنا بھی واجب ہے یہ ہمارا موقف ہے۔ جب کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ متداخل عدتیں نہیں گزارے گی)

واضح رہے کہ یہ جو اوپر لکھا گیا ہے کہ دوسری عدت کے ختم ہو جانے پر ہندہ نکاح کرے تو وہ نکاح صحیح ہو گا یہ اس تقدیر پر ہے کہ تجدید نکاح کے بعد عبداللہ نے ہندہ سے پھر صحبت نہ کی ورنہ ہندہ پر قول احوط کے مطابق ایک اور عدت واجب ہے اور جب یہ تیسری عدت بھی پوری ہو جائے تب اگر نکاح کرے تو وہ نکاح صحیح ہو گا واللہ اعلم بالصواب۔

---

[1]۔التلخیص الجبیر(3/236)

[2]۔ارشادالساری لشرح صحیح البخاری(8/182)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

## کتاب النکاح، صفحہ:403

### محدث فتویٰ